خواجہ سراؤں کے فقہی ومعاشرتی مسائل

عزیزہ خان

’’تاریخ فیروز شاہی‘‘ میں خواجہ سراؤں کا بیان

’’تاریخ فیروز شاہی‘‘ میں خواجہ سراؤں کا بیان کچھ یوں کیا گیا ہے:

’’ہندوستان کے غلام فروخت کرنے والوں نے سروقد نوجوان غلاموں اور خوبصورت اور جوان کنیزوں کو فارسی زبان اور گانا سکھلا کر اور زردوزی اور زربفت کے کپڑے اور زیور پہنا کر آراستہ کیا تھا اور ان جاں نواز کھلنڈریوں کو دربار کے آداب اور وہاں حاضر ہونے کے طریقوں کی تعلیم دی تھی غلام لڑکوں کے کانوں میں موتی پہنائے تھے اور بے مثال کنیزوں کو دلہنوں کی طرح سجایا تھا۔ سلطان معزالدین نے اودھ سے دہلی کی طرف واپسی میں چار پانچ منزلیں ہی طے کی تھیں کہ ہر روز ایسے ماہ وش، گل عذار اور سروقد، جو پرہیز گاروں کو بت پرست بنادیں اور دینداروں کو جنیو پہنادیں، راستے میں کھڑے ہو جاتے تھے اور جب بادشاہ کی سواری آتی تھی تو سامنے آکر گانا گاتے تھے۔ [۱]

محمد قاسم فرشتہ سلطان محمود کے حوالے سے بھی ایک دلچسپ واقعے کا ذکر اپنی کتاب میں کرتے ہیں کہ کس بناء پر انہوں نے ایک وزیر کو معزول کیا اور بعد ازاں وہ وزیر گمنامی اور کسمپرسی کی حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوا۔

ابوالعباس کی معزولی

بعض مؤرخین ابوالعباس کی معزولی کی روداد اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سلطان محمود کو خوبصورت اور دل نشین غلام جمع کرنے کا بہت شوق تھا، **الناس علی دین ملوکھم** کے مصداق رعایا بھی اپنے بادشاہ کی پیروی کرتی تھی۔ ابوالعباس کو بھی (بادشاہ کی دیکھا دیکھی) غلام جمع کرنے

کا چسکا پڑ گیا۔ایک دن ابوالعباس کومعلوم ہوا کہ ترکستان میں ایک بہت ہی خوبرو غلام بکنے کے لئے موجود ہے۔ابوالعباس نے فوراً اپنے ایک قابل اعتماد ملازم کو ترکستان روانہ کیا تا کہ وہ اس خوبرو غلام کو خرید کر اور عورتوں کا لباس پہنا کر غزنی میں لے آئے' کسی چغل خور نے یہ بات سلطان محمود کے کانوں تک پہنچادی' لہذا ابوالعباس نے جوں ہی بادشاہ کو دیکھا وہ اس کی خدمت میں بڑی نیازمندی سے خاطر تواضع کرنے لگا۔اسی دوران میں اس حسین اور خوبرو غلام پر محمود کی نظر پڑی۔محمود نے بجبر اس غلام کو ابوالعباس سے چھین لیا اور اسے عہدہ وزارت سے معزول کر کے تباہ و برباد کر دیا۔اسی زمانے میں محمود نے ہندوستان پر حملہ کیا اس کے بعض بدفطرت اور لالچی درباریوں نے اس دوران میں ابوالعباس کو بہت زیادہ تنگ کیا یہاں تک کہ وہ بے چارہ وفات پا گیا۔۲؎

مخنث کی شرعی حیثیت وحقوق

لفظ مخنث نون کے زیر کے ساتھ یعنی مخنِث بھی لکھا پڑھا جاتا ہے اور نون کے زبر کے ساتھ مخنَث بھی استعمال ہوتا ہے لیکن زیادہ صحیح زیر کے ساتھ یعنی مخنِث ہی ہے جب کہ مشہور زبر کیساتھ یعنی عام طور پر مخنَث لکھا پڑھا جاتا ہے۔خنثی کے لفظی معنی نرمی اور مڑاؤ کے ہیں۔اصطلاحاً وہ شخص خنثی کہلاتا ہے جو پیدائشی طور پر مرد وعورت کے آلہ تناسل رکھتا ہو یا ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی نہ رکھتا ہو۔پہلی صورت میں تمام ائمہ متفق ہیں البتہ دوسری صورت شیعہ فقہائے کرام کے نزدیک ایسا شخص خنثی نہیں بلکہ اقرع کہلائے گا۔دونوں آلات رکھنے کی صورت میں اگر مرد کے آلہ تناسل سے پیشاب کرتا ہے تو اس کو باغراض میراث و دیگر احکام شرعیہ مردوں میں شمار کیا جائے گا اور اگر پیشاب عورت کے آلہ سے نکلتا ہو تو اس کو عورتوں میں شمار کیا جائے گا۔۳؎

مخنث اس شخص کو کہتے ہیں جو عادت واطوار بول چال اور حرکات وسکنات میں عورتوں کے مشابہ ہو جس کو ہمارے ہاں زنانہ اور زنخا کہتے ہیں۔یہ مشابہت کبھی تو خلقی طور پر ہوتی ہے اور کبھی مصنوعی طور پر اختیار کی جاتی ہے خلقی طور پر جو مشابہت ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ ایک قدرتی چیز ہوتی ہے جس میں انسانی اختیار کو دخل نہیں ہوتا۔ہاں جو مشابہت مصنوعی ہوتی ہے کہ بعض مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کر لیتے ہیں اور اپنے رہن سہن عادات واطوار اور بول چال میں اپنے آپ کو عورت ظاہر کرتے ہیں یہ بہت برائی اور گناہ کی بات ہے ایسے لوگ لعنت کے مستحق ہیں کیونکہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہو جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔۴؎

انسانی افراد میں سے خنثی وہ فرد ہے جس میں مذکر ومونث دونوں کی علامات پائی جائیں۔ بالغ ہونے سے پہلے اگر وہ لڑکے کی طرح پیشاب کرے تو اس کے احکام لڑکوں والے ہوں گے اور اگر لڑکی کی طرح پیشاب کرے تو اس پر لڑکی کے احکام مرتب ہوں گے۔ بالغ ہونے کے بعد اگر اس کی داڑھی نکل آئے یا عورت سے ہمبستری کے قابل ہوجائے یا مرد کی طرح سے احتلام ہونے لگے تو وہ مرد شمار ہوگا' اور اگر اس کا سینہ نکل آئے یا حیض آنے لگے تو اس پر عورت کے احکام مرتب ہوں گے۔ اور اگر کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو اور پہچان مشکل ہو تو پھر وہ خنثی مشکل ہے۔ لہذا اس کے بارے میں تمام احکام میں احتیاط کی جائے۔۵؎

جب کسی پیدا ہونے والے بچے کا اگلی طرف پیشاب کرنے کا مقام مردوالا (ذکر) بھی ہو اور عورت والا (فرج) بھی تو وہ بچہ مخنث ہے اب اگر تو ذکر سے پیشاب کرے تو وہ لڑکا ہوگا' اگر فرج سے پیشاب کرے تو لڑکی ہوگی۔ لیکن اگر وہ ان دونوں میں سے پیشاب کرے تو ان دونوں میں سے جس سے پہلے پیشاب کرے تو بچے کی نسبت اس کی طرف کی جائے گی۔ اگر ان دونوں میں ایک ساتھ ہی پیشاب باہر آتا ہو تو اس صورت میں پھر امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک کثرت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا جبکہ صاحبینؒ نے کہا ہے کہ ان میں سے جس سے زیادہ پیشاب کرتا ہو بچہ کی نسبت اس کی طرف کی جائے گی۔ جب مخنث بالغ ہوگیا اور اس کی داڑھی نکل آئی یا کسی عورت تک جا پہنچا تو وہ مرد شمار ہوگا اور اگر عورت کی طرح اس کے پستان ظاہر ہوگئے یا اس کے پستانوں میں دودھ اتر آیا' یا اسے حیض آ گیا' یا حمل ٹھہر گیا' یا سامنے کی طرف سے اس تک رسائی ممکن ہو تو وہ عورت ہوگی۔ پس اگر ان مذکورہ علامتوں میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی تو وہ خنثی مشکل ہوگا۔۶؎

قدری پاشا نے ''الاحکام الشرعیۃ فی الاحوال الشخصیۃ'' میں لکھا ہے کہ خنثی اس ذات کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت دونوں کے اعضا تناسل موجود ہوں' یا دونوں میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔ پہلی حالت میں اگر وہ مرد کے آلہ سے پیشاب کرتا ہو تو مرد ہوگا' اگر نسوانی مخرج سے کرتا ہو تو عورت ہوگی۔' جس آلے سے پہلے برآمد ہو اس کا حکم دیا جائے گا' لیکن اگر اس میں بھی یکسانیت ہو تو پھر یہ خنثی مشکل کہلائے گا۔ یہ تفصیلات بلوغ سے قبل کے لئے ہیں۔ بالغ ہونے کے بعد اگر اس

کے داڑھی نکل آئے یا عورت سے ہمبستری کر سکے یا جس طرح مرد کو احتلام ہوتا ہے اس طرح احتلام ہونے لگے، تو وہ مرد ہوگا، اور اگر اس کے پستان ابھر آئیں یا دودھ اتر آئے یا حیض آنے لگے، یا حمل قرار پا جائے، یا اس کے ساتھ عورت کی طرح ہمبستری کی جاسکے تو وہ عورت ہوگی، لیکن اگر اس میں کوئی مذکورہ علامت موجود نہ ہو یا ان علامات میں تعارض پیدا ہو تو اب یہ بھی خنثیٰ مشکل قرار پائے گا۔ اس کے لئے میراث کا اقل حصہ ہوگا، بطور مثال، اگر اس کے باپ کا انتقال ہوا اور وہ اپنی وفات کے بعد ایک بیٹا چھوڑے اور دوسرا خنثیٰ، تو لڑکے کو اس کے مقابلے میں دوہرا حصہ دیا جائے گا۔ اور ایک حصہ خنثیٰ کو۔ کیونکہ لڑکی کا حصہ لڑکے کے مقابلہ میں اقل ہے۔ ۷؎

حنفی فقہائے کرام کے نزدیک مخنث وہ ہے جو مردوں کے علاوہ افعال میں ڈھیلا پن اور لچک ونرمی وغیرہ کی زیادتی کرے وہ فاسقوں میں سے ہے اسے عورتوں سے دور رکھا جائے گا۔ اور اس کی زبان وکلام میں نرمی اور اعضاء میں ڈھیلا پن حقیقتاً و پیدائشی ہو اور وہ عورتوں کا خواہشمند نہ ہو تو اس میں ہمارے بعض مشائخ نے عورتوں میں رہنے کی اجازت دی ہے۔ ۸؎

مالکی مذہب میں ہے کہ مخنث وہ نہیں ہے جو بدکاری میں مشہور اور اس کی طرف منسوب ہو بلکہ مخنث وہ ہے جس کی تخلیق میں بہت زیادہ نسوانیت ہو، یہاں تک کہ وہ نزاکت میں، بولنے میں، دیکھنے میں، گانے میں اور عقل وفعل میں عورتوں کے مشابہ ہو چاہے اس میں بدکاری کی عادات ہوں یا نہ ہوں۔ اصل میں تخنث ڈھیلا پن اور نرمی ہے، جب کسی میں مذکورہ صفات پائی جائیں اور وہ عورتوں کا خواہشمند بھی نہ ہو، کمزور عقل ہو اور لوگوں کے امور نہ جانتا ہو، بے وقوف ہو تو اس وقت وہ **غیر اولی الاربہ** ہوگا، اس صورت میں اس کا عورتوں میں جانا جائز ہے۔ ۹؎

شوافع کے نزدیک مخنث وہ ہوتا ہے جو عورتوں کی عادات افعال اپنائے۔ اگر یہ پیدائشی طور پر ہوں تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ۱۰؎

جبکہ فقہائے حنابلہ کہتے ہیں کہ ایسا مخنث جس میں شہوت نہ ہو تو دیکھنے میں اس کا حکم ذو محرم کا ہے۔ اگر وہ شہوت والا ہو اور عورتوں کے امور پر واقف ہو تو اس کا حکم غیر محرم کا ہے۔ ۱۱؎

خلاصہ یہ ہے کہ مذاہب اربعہ میں مخنث کی دو اقسام ہیں۔ پہلی قسم پیدائشی مخنث کی ہے یعنی جس کے کلام میں نرمی اور اعضاء میں لچک پیدائشی طور پر ہو اور وہ کسی برے فعل کے ساتھ مشہور نہ ہو اور نہ ہی اسے فاسق سمجھا جاتا ہو۔ احادیث مبارکہ میں وارد شدہ مذمت لعنت میں ایسا مخنث داخل

نہیں ہے۔دوسری قسم ان خنثی کی ہے جو شکل وصورت اور افعال میں عورتوں کی بناوٹ اختیار کرے اور عمداً گفتگو میں نزاکت اور اعضاء میں لچک پیدا کرے۔یہ طرز اختیار کرنا بری عادت اور گناہ ہے اس کے کرنے والے کو گناہ گار اور فاسق سمجھا جائے گا۔

احترام آدمیت سے متعلق اسلام یہ اصول وضع کرتا ہے کہ تمام لوگ انسانیت میں برابر ہیں قرآن حکیم تمام انسانوں کو برابر قرار دیتا ہے اور تقوی کو باعث شرف وعزت قرار دیتا ہے۔مخنث ہونا ان کے ساتھ کوئی ظلم وزیادتی نہیں ہے بلکہ ان کی آزمائش ہے۔رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بطور خاص فرمایا کہ اے لوگوں تمہارا رب اور تمہارا باپ ایک ہی ہے، تو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر ماسوائے تقوی کی بنیاد پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔[۱۲]

برابری کا یہ اصول اسلام کے نظریہ مساوات کی بنیاد ہے۔ان کے ساتھ محض کسی جنسی یا جسمانی معذوری کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں رکھا جائے گا۔جنسی کمزوری کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ کوئی شخص ناکارہ ہوگیا ہے۔روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ کسی شخص میں ایک کام کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی مگر دوسرے کام کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔لہذا اسلام نہ صرف تمام انسانوں کے ساتھ رویہ بہتر کرنے کی ہدایت کرتا ہے بلکہ معاشرتی ناانصافی کی مذمت کرتا ہے اور فرد کے ذمہ دوسرے فرد کے جو حقوق ہیں انہیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اسلام نے نہ صرف حقوق کی ادائیگی پر زور دیا بلکہ اس سلسلے میں اخلاقی ہدایات بھی دی ہیں۔اسلام نے اپنے پیروکاروں کو اپنی عملی زندگی میں اس ضابطہ اخلاق کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔جس کا ایک اصول قرآن کریم کی سورۃ الحجرات میں اس طرح بیان ہوا ہے۔

{یآیہاالذین امنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیراً منہم ولا نسآء من نساء عسی ان یکن خیراً منہن ولاتلمزوا انفسکم ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعدالایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظلمون} [۱۳]

کسی کو برے لقب اور نام سے نہ پکارو ایمان لانے کے بعد برے القاب سے پکارنا برا کام ہے۔آیت مبارکہ میں کسی شخص کو اس کے جسمانی عذر کا نام لے کر پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔مثلاً کسی کو لولہا، لنگڑا، اندھا، کانا، خسرا، مخنث کہنا برا لقب اور برا نام ہے اور انتہائی قبیح فعل ہے، طعنہ زنی ہمارے معاشرے کی عام اخلاقی برائی اور بری عادت ہے۔ایسی بات جس سے کسی کی دل آزاری ہو اس کی

☆ بیع تعاطی: بیع (ایجاب قبول کیے بغیر قیمت دے کر مبیعہ لے لینا) ☆

سختی سے ممانعت ہے۔قرآن کریم نے اعمی اوراعرج کا لفظ صرف اس صورت میں استعمال کیا ہے جب معذور افراد کے ساتھ لوگوں کے ایک خاص قسم کے رویہ کی نشاندہی کرنا مقصود تھا۔ایسے الفاظ اور کلمات جن سے محتاجی اور قابل رحم وترس اور حقارت ونفرت کا اظہار ہوتا ہے ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔قرآن کریم نے معذور افراد کے لئے جو اصطلاحات استعمال کی ہیں وہ صرف افراد کے جسمانی عذر کو بیان نہیں کرتیں۔جنسی یا جسمانی معذوری یا کمزوری کی بناء پر غیر امتیازی سلوک اسلامی نظام عدل کے منافی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

{ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتآء ذی القربی وینھی عن الفحشآء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون} ۱۴؎

آیت مذکورہ میں عدل اوراحسان کا حکم ایک ساتھ آیا ہے۔عدل معاشرہ کے ہر فرد کا بنیادی حق ہے لیکن احسان صرف ان لوگوں کو حق ہے جو احسان کے مستحق ہیں اوراس کے مستحق وہ لوگ ہیں جو کسی دماغی یا جسمانی عارضہ کی وجہ سے مفید زندگی گزارنے سے قاصر ہیں۔ایسے افراد کو زندگی کی جملہ سہولیات' خدمات' ضروریات واشیاء فراہم کرنا معاشرہ اور حکومت پر ان کا حق ہے۔

ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نے جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں احسان کو عبادت قرار دیا ہے۔ ۱۵؎

اسی طرح اسلام نے تقسیم وراثت کے اصول میں بھی عدل واحسان کے طرز عمل کو پیش نظر رکھا ہے۔ آباؤاجداد کے ترکہ میں حصہ پانے والے ورثاء کو قرآن کریم نے رجال اور نساء کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔رجال اور نساء جنس کے اعتبار سے عام ہیں۔جہاں تک خنثی مشکل کا تعلق ہے تو ان کے سلسلے میں وصیت کی جاسکتی ہے۔قرآن حکیم میں نسخ کے عدم جواز کے قائلین کے مطابق آیت وصیت کے عملی اطلاق کی یہی صورت ہے کہ جب ورثاء میں سے کوئی اہم وارث وراثت کی شرعی تقسیم میں محروم ہورہا ہو تو صلہ رحمی کے طور پر ان کے لئے وصیت کردی جائے مثلا غیر مسلم والدین' یتیم پوتا اور خنثی مشکل وغیرہ۔احساس محرومی اوراحساس کمتری میں مبتلا ایسے لوگ احسان کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔اسلام نے کفالت عامہ کا جو نظام متعارف کروایا ہے اس میں معاشی طور پر محروم افراد کی کفالت اور بحالی کے لئے بنیادی ذمہ داری حکومت اور معاشرہ کے سپرد کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق اور عمر میں برکت دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ ۱۶؎

☆ بیع بضربتہ القانص: شکار کا ایک یا دو مرتبہ جال پھینکنے کو فروخت کرنا۔(ھدایہ)

اور یہ لوگ صلہ رحمی کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔کمزورافراد کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں'ان کی ضیافت' خدمت باعث عزت اوررزق میں کشادگی کا سبب ہے۔حضرت سعد بن وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو جو مدد ہوتی ہے یاروزی ملتی ہے وہ غریب کمزورلوگوں کی وجہ سے ہے۔۱۷؎

مخنث کی شرعی حیثیت وفقہی مسائل:

مخنث کی نماز:

خنثیٰ کی تذکیروتانیت میں چونکہ شک پایاجاتاہے اس لئے جب وہ امام کے پیچھے نماز کے لئے کھڑاہوگاتو مردوں اورعورتوں کے درمیان علیحدہ صف میں کھڑاہوگااورخواتین کی طرح قعدہ کرے گا۔۱۸؎

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ وہ قناع کے ساتھ نماز ادا کرے۔اگراس نے بغیرقناع کے نمازادا کی تواسے لوٹانے کانہیں کہاجائے گالیکن بطوراستحباب ایسا کیابھی جاسکتا ہے۔اگرخنثیٰ مذکورہ قریب البلوغ اورآزادہواس کی عمراس قدرہوگئی ہے کہ جوشرعی طور پرسن بلوغت ہے اوراس میں مردوں اورعورتوں کی کوئی علامت ظاہرنہیں ہوئی تواس کی نماز بغیر قناع کے جائزنہیں ہوگی۔خنثیٰ مشکل کے لئے نماز جمعہ میں شریک ہوناجائز ہےتاہم وہ امامت نہیں کرسکتا۔۱۹؎

اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز جمعہ ماسوائے غلام'عورت'بچہ اورمریض کے تمام مسلمانوں پرواجب ہے۔۲۰؎

مخنث کی امامت:

پیدائشی طور پرمخنث کی امامت صحیح ہے تاہم اس کوایسی حرکات کوچھوڑنے کاحکم دیاجائے گااوران کے چھوڑنے پر بالتدریج پابندکیاجائے گا۔اگروہ اس کے چھوڑنے پرطاقت نہ رکھتاہوتواس پرکوئی ملامت نہیں ہے۔اگرجان بوجھ کربناوٹ اختیارکرلے وہ گناہ گاروفاسق ہے۔جمہورفقہائے کرام کے نزدیک نمازباجماعت سنت موکدہ ہےاورفاسق کی امامت مکروہ ہےتاہم اگراس نے جماعت کروادی تونماز درست ہوگی۔۲۱؎

البتہ اگرکسی نے مشرک'عورت یاخنثیٰ مشکل کی اقتداء میں نمازادا کی تووہ اپنی نماز کااعادہ کرے۔۲۲؎

☆ثمن: وہ مقدار جس پر عاقدین رضامند ہوجائیں خواہ وہ قیمت سے زائد ہو یا کم☆

خنثی مشکل جس طرح عام لوگوں کی امامت نہیں کرواسکتا اسی طرح وہ اپنے ہی جیسے خنثی کی بھی امامت نہیں کرواسکتا اس لیے کہ شاید امام عورت اور مقتدی مرد ہو۔ ۲۳۔

تاہم خنثی مشکل عورتوں کی امامت کرواسکتا ہے اور امامت کے لئے وہ عورتوں سے آگے صف میں کھڑا ہوگا۔ چونکہ اس کے مرد وعورت ہونے میں شبہ پایا جاتا ہے اس لئے اگر وہ عورتوں کے درمیان میں کھڑا ہوگا تو نماز باطل ہوگی۔ ۲۴۔

نس بندی کئے ہوئے شخص کی امامت کے سلسلے میں فقہائے کرام کی رائے یہ ہے کہ نس بندی کر لینے کے بعد بھی آدمی مرد ہی باقی رہتا ہے، عورت یا مخنث کے حکم میں نہیں ہوجاتا، اس لئے امامت کے مسئلہ میں بھی اس کے احکام مردوں کے ہیں، اس کی امامت درست اور جائز ہے۔ اگر اس کی نس بندی جبراً کی گئی ہے تو اس کا کوئی قصور بھی نہیں اور اگر اس نے ازخود برضا ورغبت کی ہو تو موجب فسق ہے۔ توبہ اور ندامت کے بعد کراہت ختم ہوجائیگی۔ چونکہ نس بندی ناجائز اور خلق اللہ میں تبدیلی ہے، اس لئے فاسق ہونے کے باعث جب تک تائب نہ ہو اس کی امامت مکروہ ہوگی۔

مخنث کا احرام:

احرام میں مردان سلے اور عورتیں سلے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان سے کپڑوں میں ستر کھلنے کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے مخنث کے بارے میں امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ وہ خواتین کا لباس پہنے اس لئے کہ وہ ستر کو اچھی طرح چھپاتا ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ذی رحم محرم کے ساتھ شرعی سفر کرے۔ ۲۵۔

مخنث کی وراثت:

ابن عدی نے کامل میں ابن عباس سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے خنثی کی میراث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں سے پیشاب کرے گا، اسی پر اعتبار ہوگا۔ عبدالرزاق نے بھی اپنی کتاب المصنف میں حضرت علیؓ سے اسی طرح روایت کی ہے کہ اگر دونوں جگہ سے پیشاب کرتا ہے تو جہاں سے پہلے پیشاب نکلتا ہے اس آلہ کا اعتبار کیا جائے گا۔ ۲۶۔

یہ متفق علیہ امر ہے لیکن اگر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ وہ خنثی مرد ہے یا عورت تو ایسی صورت میں اسے کم تر حصہ کا مستحق خیال کیا جائے گا۔ اگر مرد قرار دینے کی صورت میں حصہ کم ملتا ہے تو مرد قرار دیا جائے گا، اور اگر عورت قرار دینے سے حصہ کم ملتا ہے تو اس کو عورت قرار دیا جائے گا۔ یہ امام بوحنیفہؒ کا مذہب

ہے۔صاحبین کے نزدیک بھی یہی مختار ہے۔اوراکثر صحابہ سے بھی یہی منقول ہے کہ خنثیٰ مشکل کے لئے جس میں اس کا نقصان ہووہی اس کا حصہ ہے'البتہ امام شعبیؒ مرد وعورت دونوں کے حصول کو جمع کرکے اس کا حصہ دلواتے ہیں'لیکن فتویٰ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر ہے۔۲۷۔

مخنث کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا:

ایک صورت تو یہ ہے کہ ایسا مخنث جس کوعورتوں کے معاملات میں رغبت ہوتو اس کے معاملات پر مطلع ہونے اوران کی طرف دیکھنے کی حرمت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔۲۸۔

دوسری صورت میں یہ ہے کہ کوئی شخص پیدائشی مخنث ہواوراسے عورتوں میں کوئی دلچسپی نہ ہوتو اس کے بارے میں دوقول ہیں اولاًیہ کہ مالکیہ'حنابلہ اوربعض حنفیہ نے یہ تصریح کی ہے کہ عورتوں کی مشابہت ترک کرنے پراس کورخصت دی جائے گی اوراس کے عورتوں کی طرف دیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ارشاد باری تعالی او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال سے استدلال کرتے ہوئے کہ جن مردوں کے لئے عورتوں کی طرف نظر کرنا جائز ہے توان عورتوں کے لئے بھی اس حکم کواسی طرح شمار کیا جائے گا۔شوافع اوراکثر احناف نے حدیث لایدخلن علیکم احدا سے استدلال کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیاہے کہ مخنث کواگرعورتوں میں رغبت نہ ہوتوبھی اس کاعورتوں کودیکھنا جائز نہیں ہے اوراس میں اس کا حکم فحل کی طرح ہے۔۲۹۔

مخنث کا ذبیحہ اوراس کا پکایا ہوا کھانا:

احناف واضح طور پر مخنث کے ذبیحہ کے جواز کے قائل ہیں۔۳۰۔اور مالکیہ کے نزدیک فاسق کا ذبیحہ مکروہ ہے۔۳۱۔شوافع کے نزدیک فاسق کے ذبیحہ کوصحیح شرعی ذبیحہ شمار کیا جاتا ہے۔۳۲۔توخنثیٰ مشکل کا ذبیحہ بدرجہ اولی حلال ہے۔جبکہ حنابلہ کے نزدیک فاسق کا ذبیحہ مباح ہے اورظاہریہ کا بھی یہی مذہب ہے۔۳۳۔حاصل کلام یہ ہے کہ جمہور فقہائے کرام مخنث کے ذبیحہ کے مباح ہونے کے قائل ہیں ماسوائے بعض فقہائے مالکیہ کے کہ اسے مکروہ جانتے ہیں اورکراہت جواز کے منافی نہیں ہے۔

مخنث کی گواہی:

خنثیٰ مشکل کی گواہی جائز ہے'چونکہ یہ بمنزلہ عورت کے ہے اس لئے حدود وقصاص میں اس کی گواہی

معتبر نہیں ہے۔ ۳۴۔

فقہائے احناف کے نزدیک ایسے مخنث کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی جس کی گفتگو میں بناوٹی طور پر عورتوں سے تشبیہ کے لئے نرمی ونزاکت اوراعضاء میں ڈھیلاپن ہو۔اگرکسی مخنث کی گفتگو میں نزاکت اوراعضاء میں لچک پیدائشی طور پر ہواوروہ افعال بد کے ساتھ مشہور بھی نہ ہوتو وہ مقبول الشہادۃ اورعادل ہے۔ ۳۵۔

شوافع اورحنابلہ کہتے ہیں کہ عورتوں سے تشبیہ حرام ہے اس لئے اس کی گواہی کورد کیا جائے گا۔تشبیہ سے مرادعمداً تشبیہ ہے،طبعی طور پرتشبیہ مرادنہیں ہے۔خنثی کی گواہی بلوغت سے پہلے جائز نہیں ہے۔اگر بلوغت کے بعدبھی اس کی حقیقت واضح نہ ہوتوصورت حال واضح ہونے تک گواہی کوقبول کرنے میں توقف کیا جائے گا۔ ۳۶۔

مجلود فی القذف کے ضمن میں حکم قرآنی کے عموم پرعمل کرتے ہوئے اگرمخنث کسی پرتہمت لگائے تواس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

مخنث کا نکاح اورمتعلقہ احکام:

خنثی میں مردانہ یازنانہ اوصاف کے ظہور سے یعنی بلوغت سے پہلے اگراس کے والدین نے اس کا نکاح کسی عورت یامردسے کردیاتویہ نکاح صحیح ہوگا تاہم حقیقت کے واضح ہونے تک یہ نکاح موقوف رہے گااوردونوں ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں ہونگے۔اگرخنثی مذکور کا حال واضح ہونے کے بعداس کاوالداس کا نکاح کسی عورت سے کردے اورپھر بلوغت کے بعدوہ اس عورت سے مباشرت نہ کرسکاتواسے عام مردوں کی طرح ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ ۳۷۔

ایک خنثی مشکل جوقریب البلوغ ہے اوراپنے ہی جیسے خنثی مشکل سے اس یقین پرباہم دونوں نے نکاح کرلیا کہ ان میں سے ایک مرداوردوسرا عورت ہے۔دونوں کی حقیقت معلوم ہونے تک یہ نکاح موقف رہے گا کیونکہ وہ دونوں مردبھی ہوسکتے ہیں اورعورت بھی۔اگراشکال ختم ہونے سے پہلے ہی ان میں سے ایک کاانتقال ہوگیاتوزندہ مرنے والے کاوارث نہیں ہوگا۔اگر یہ معلوم نہ ہوکہ دونوں مشکل ہیں توان کا نکاح جائز ہوگا بشرطیکہ ان کا یہ نکاح ان دونوں کے باپ نے کیاہو۔اس لئے کہ ایک فریق کے والد نے مرداوردوسرے نے عورت ہونے کی خبردی ہے اوران کی خبرشرعی طور پرمقبول ہے۔لہذا

☆شیخین: فقہ میں شیخین سے مرادامام ابوحنیفہ اورامام ابو یوسف ہیں(رحمہااللہ تعالی)☆

جب تک اس کے خلاف ظاہر نہ ہوتو اس خبر کی بنا پر نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔اگر دونوں کے والدین کا انتقال ہوگیا اور پھر وہ خود مر گئے اور ہرایک کے وارث نے گواہ قائم کر لئے کہ میرا مورث شوہر اور دوسرا عورت زوجہ تھا تو اس کی بات پر حکم نہیں لگایا جائے گا۔اگر ایک فریق کے گواہ پہلے قائم ہوئے اور ان کے موافق حکم ہوگیا پھر دوسرے فریق کے گواہ حاضر ہوئے تو دوسرے فریق کے گواہ باطل ہوجائیں گے اور پہلا حکم قضاءً بحال اور ثابت رہے گا۔۳۸۔

مالکیہ کے نزدیک ایک خنثی کا اپنے مثل دوسرے سے شادی کرنا صحیح ہے۔اس کا نکاح باطل ہے کیونکہ ارکان عقد میں سے ایک اہم رکن میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہے اور وہ متعاقدین میں سے ایک کا مرد اور دوسرے کا عورت ہونا ہے۔جب شادی ہی باطل ہے تو پھر نہ مہر واجب ہوتا ہے اور نہ ہی نسب ثابت ہوتا ہے۔جب نکاح اور التقاء الختنین ہی خلاف شروع ہوگا تو ان کے درمیان مفارقت کے بعد نہ تو عدت ہے اور نہ ہی حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اور یہ ایسا ہے گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

اگر کسی مرد نے شہوت سے کسی خنثی مشکل کا بوسہ لے لیا تو اس کی حقیقت حال واضح ہونے تک اس مرد کا خنثی مشکل کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھائی اور کہا کہ اگر تو لڑکی جنے گی تو تجھے طلاق اور عورت نے خنثی مشکل کو جنم دیا۔مخنث کی حقیقت حال واضح ہونے تک اس کو طلاق واقع نہیں ہوگی۔۳۹۔

مخنث کا مرد یا عورت ہونے کا اقرار:

بلوغت یعنی حقیقت حال واضح ہونے سے قبل اگر کوئی مخنث اپنے مرد یا عورت ہونے سے متعلق خود اقرار کرے تو اس کا یہ اعترافی بیان قابل قبول نہیں ہوگا۔جب تک یہ ثابت نہ ہوجائے کہ وہ مخنث مشکل ہے تو اس کے مرد یا عورت ہونے سے متعلق اس کے والد کا بیان قبول کیا جائے گا۔اسی طرح والد کی عدم موجودگی میں قریب البلوغ مخنث کے بارے میں اس کے وصی کے اقرار کو اس کے حق میں قبول کیا جائے گا' البتہ اگر اس کا خنثی مشکل ہونا معلوم ومعروف ہو تو اس کے حق میں وصی کے بیان کو قبول کیا جائے گا اور خنثی مشکل کے جملہ احکام نافذ ہونگے۔اگر کسی شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ خنثی ہے اور اس سلسلے میں گواہ بھی قائم ہو چکے ہیں تو ایسے خنثی مشکل کا اپنے مرد یا عورت ہونے سے متعلق دعوی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔۴۰۔

☆صاحبین: فقہ میں صاحبین سے مراد امام ابو یوسف وامام محمد ہیں۔(رحمہا اللہ تعالی)☆

خنثیٰ مشکل کا غسل اور کفن دفن:

پیدائشی مخنث افراد کا کہنا ہے کہ جب موت قریب آتی ہے تو ان کا پتا چل جاتا ہے۔موت سے قبل ان کی ناف میں درد شروع ہوتا ہے جو کہ سارے جسم میں پھیل جاتا ہے آج تک یہ نہیں ہوا کہ کسی کو یہ درد ہوا ہو اور وہ زندہ بچ گیا ہو۔البتہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس درد کے ہونے کے بعد وہ کتنی دیر زندہ رہے گا۔خواجہ سراؤں میں جب کوئی مرجاتا ہے تو تمام مخنث پوری طرح تیار ہو کر اس کی میت پر آتے ہیں اور خوب رونا دھونا اور ماتم کرتے ہیں۔مرنے والے کے ساتھ سادہ کپڑوں میں جاتے ہیں۔خواجہ سراؤں کی چار قسمیں ہوتی ہیں جن میں پیدائشی ہیجڑا' پیدائشی ہیجڑی 'نربان اور اقوای شامل ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی نربان مخنث فوت ہوجائے تو اسے رات کے اندھیرے میں دفنایا جاتا ہے۔نربان کی نہ تو نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور نہ ہی اس کی قبر کا تعویز بنایا جاتا ہے البتہ اقوای مخنث کی نماز جنازہ بھی ہوتی ہے اور اسے دن کی روشنی میں دفنایا جاتا ہے۔

مخنث بھی انسان ہی ہیں اور وہ بھی مردوں اور عورتوں کی طرح احکام شریعت کے مکلف ہیں۔البتہ جیسے مردوں وعورتوں کے احکام میں فرق ہے اسی طرح خنثیٰ کبھی مرد کے حکم میں ہوتے ہیں اور کبھی عورتوں کے اور کبھی مرد وعورت کے ملے جلے احکام کے ہوتے ہیں اور جو بھی احکام شریعت کا مکلف ہے' حساب وکتاب اور ثواب وعقاب ان سے متعلق ہوگا' اس لئے آخرت میں خنثیٰ کے ساتھ بھی حساب اور جزاء کا معاملہ ہوگا۔مرد یا عورت ہونے کی حقیقت واضح ہونے سے پہلے اگر مخنث کا انتقال ہوجائے تو اسے نہ مرد غسل دے اور نہ عورت بلکہ اسے تیمم کروادیا جائے گا اور اگر تیمم کروانے والا کوئی اجنبی ہے تو وہ خرقہ سے تیمم کروائے گا اور اگر وہ اس کا ذی رحم محرم ہے تو بغیر خرقہ کے تیمم کروائے گا۔یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ وہ قابل شہوت نہ ہو۔اگر فوت شدہ مخنث بچہ ہے تو چاہے اسے مرد غسل دے یا عورت اس میں کوئی حرج نہیں۔۴۱۔امام سرخسیؒ نے تصریح کی ہے کہ اگر مردوں' عورتوں' بچوں اور خنثیٰ مشکل کی اجتماعی نماز جنازہ ادا کی جائے تو امام کے قریب سب سے پہلے مرد پھر بچہ خنثیٰ اور پھر عورت کی میت کو رکھا جائے۔۴۲۔

اسی طرح اگر اجتماعی تدفین کی نوبت آئے تو سب کو مذکورہ بالا ترتیب سے قبلہ کی قربت کی لحاظ سے دفن کیا جائے گا اور سب کے درمیان مٹی سے پردہ حائل کیا جائیگا۔۴۳۔

☆طرفین: فقہ میں طرفین سے مراد امام ابوحنیفہ وامام محمد ہیں۔(رحمہا اللہ تعالی)☆

عام مسلمانوں کی طرح ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی البتہ اگر مرنے والے مخنث کا مرد وعورت ہونا واضح نہیں ہے تو اس پر عورتوں کے احکام لاگو ہونگے۔انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور دعائے مغفرت بھی کی جائے گی۔

حدود وقصاص میں مخنث کی مسئولیت:

اسلام کا مزاج سزاؤں کے نفاذ کا نہیں ہے بلکہ متعدد نصوص سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام عفوو درگزر اور پردہ پوشی کی تعلیم دیتا ہے تاہم کسی کو معاشرتی ماحول خراب کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔جلب منفعت اور دفع مضرت کے اصول کے تحت اسلام میں حدود وتعزیرات کا عادلانہ نظام وضع کیا گیا ہے۔جو اسلامی ریاست کے ہر فرد پر لاگو ہوتا ہے۔حدود کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی اصولی رہنمائی یہ ہے کہ حدود کو شبہ کی بنیاد پر ساقط کردیا جائے اور امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی سے بہتر ہے۔[۴۳]

مخنث پر جرم کی نوعیت کے اعتبار سے حدود وکفارات کا نفاذ کیا جائے گا۔لہذا مخنث اگر عملِ قوم لوط کا ارتکاب کرے گا تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک کے عموم پر عمل اور فاعل ومفعول دونوں کو قتل کردیا جائے گا۔[۴۴]

اگر کسی نے خنثی مشکل پر بلوغت سے پہلے تہمت یعنی قذف لگائی یا اس نے کسی شخص کو مقذوف کیا تو دونوں صورتوں میں قاذف پر حد شرعی نافذ نہیں ہوگی۔اس لئے کہ اگر قاذف مخنث ہے تو عدم بلوغت کی وجہ سے مرفوع القلم ہے اور اگر قاذف کوئی مرد ہے تو اس پر اس وجہ سے حد نافذ نہیں ہوسکتی کہ حدود نفاذ کے لئے احصان کی شرط کا پورا ہونا لازم ہے جبکہ مخنث عدم بلوغت کی وجہ سے غیر محصن ہے۔اگر مخنث نے بلوغت کے بعد لیکن مردانہ یا زنانہ اوصاف کے ظہور سے پہلے کسی کو مقذوف کیا یا اس پر کسی شخص نے قذف لگائی تو مخنث پر بلوغت سے پہلے اور اس کے بعد حد نہیں لگائی جائے گی اس لئے کہ اس کے مرد اور عورت ہونے میں شک ہے۔اگر تو وہ مرد ہے تو بمنزلہ مجبوب ہے اور اگر عورت ہے تو وہ بمنزلہ رتقاء کے ہے۔لہذا جو شخص مجبوب مرد یا رتقاء عورت پر قذف لگائے تو اس پر حد واجب نہیں ہوگی۔اگر خنثی خود قاذف ہے تو بلوغت سے پہلے قذف کرنے پر حد واجب نہیں ہوگی جبکہ بلوغت کے بعد واجب ہوگی' کیونکہ مجبوب بالغ یا رتقاء بالغ ہے اگر کسی پر قذف لگائے تو اس پر حد کا نفاذ کیا جائے گا۔اگر مخنث نے بلوغت کے بعد چوری کی تو اس پر حد واجب

ہوگی اور کسی دوسرے نے اس کا چوری کے نصاب جتنا مال چرایا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔خنثیٰ کے بالغ ہونے اوراس کا حال ظاہر ہونے سے پہلے اگر کسی نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا تو اس کے ہاتھ کاٹنے والے پر قصاص لازم نہیں ہوگا' بخلاف اس کے کہ اگر کسی نے مخنث کو عمداً قتل کر دیا تو قاتل پر قصاص واجب ہوگا۔اگر کسی مخنث نے عمداً کسی کا ہاتھ کاٹ دیا تو اس پر قصاص بجائے ارش واجب ہوگا' البتہ بلوغت اور حقیقت کھلنے سے پہلے کاٹا تو ارش مخنث کی عاقلہ پر ہوگی اور بلوغت کے بعد اس کے ذاتی مال سے ادا کی جائے گی۔۴۵

تبدیلی جنس کے بعد شرعی احکام:

موجودہ دور میں تبدیلی جنس کے کامیاب آپریشن کئے جارہے ہیں' اس صورت حال میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر لڑکا لڑکی بن جائے تو اس کا ستر کیا ہوگا' وہ تنہا سفر کر سکے گی یا محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہوگا' نماز میں وہ مردوں کے برابر کھڑی ہوگی یا پیچھے' مردوں کی امامت کرنا اس کے لئے جائز ہوگا یا نہیں' زیورات پہننا اور سونے کا استعمال کرنا اس کے لئے جائز ہوگا یا نہیں' اس کا نکاح مرد سے ہوگا یا عورت سے اور یہ کہ میراث میں اس کو مرد ہونے کے لحاظ سے حصہ ملے گا یا عورت ہونے کے لحاظ سے۔

اس ضمن میں اصولی بات یہ ہے کہ ایک مکمل مرد یا ایک مکمل عورت کا اپنی جنس تبدیلی کرالینا اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی پائے جانے کی وجہ سے حرام اور شدید گناہ ہے۔اگر کسی مرد کے اندر کچھ زنانہ جسمانی علامات ہوں' ان کو ختم کر کے مکمل مرد بنا دیا جائے' یا کسی عورت کے اندر کچھ مردانہ جسمانی علامات ہوں اور اس کو آپریشن کر کے مکمل عورت بنا دیا جائے' یا اس میں دونوں طرح کی علامتیں برابر ہوں' جس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں اور آپریشن کے ذریعہ مکمل طور پر ایک جنس بنا دیا جائے' یا اس میں ایک جنس غالب ہوجائے' کیوں کہ یہ صورتیں علاج کی ہیں اس لیے یہ صورتیں درست ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اصل خلقت کے اعتبار سے مرد ہونا چاہیے یا عورت' اگر ایسا نہیں ہے تو وہ مریض ہے اور بیماری کا علاج کرنا بعض حالات میں واجب' بعض حالات میں مستحب یا کم از کم جائز ہے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ کوئی عمل خواہ معصیت کا سبب ہو لیکن جب وہ عمل وجود میں آجائے تو اس عمل سے متعلق شرعی احکام اس پر مرتب ہوتے ہیں۔تیسرا اصول یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک جب کسی شے کی حقیقت بدل جائے تو اس پر سابقہ حقیقت کے احکام جاری نہیں ہوتے بلکہ موجودہ حقیقت کے احکام جاری ہوتے ہیں۔البتہ اس بات کی تحقیق ہونی چاہیے کہ تبدیلی جنس کی وجہ سے

ایک انسان میں مکمل طور پر دوسری جنس کی خصوصیت آ جاتی ہے یا نہیں۔اگر واقعی ایسی تبدیلی آ جاتی ہے تو اب اس پر تبدیل شدہ جنس کے مطابق احکام جاری ہوں گے۔اگر عورت مکمل طور پر مرد بن جائے تو تمام احکام مرد کے جاری ہوں گے۔میراث میں مورث کے انتقال کے وقت کی کیفیت کا اعتبار ہوگا' مثال کے طور پر اگر ایک مورث کا انتقال اس وقت ہوا جب وہ عورت تھی اور دوسرے مورث کا انتقال اس وقت ہوا جب وہ مرد بن چکی تھی تو پہلے مورث کے ترکہ میں اسے عورت ہونے کی حیثیت سے میراث ملے گی اور دوسرے مورث کے ترکہ میں مرد ہونے کی حیثیت سے۔ان سب کی دلیل یہ ہے کہ اعتبار موجودہ حقیقت کا ہے'لہذا جو بحالت موجودہ مرد ہے'وہ شریعت کے ان اوامر ونواہی کا مخاطب ہے'جن میں مردوں سے خطاب ہے اور جو بحالت موجودہ عورت ہے تو وہ ان احکام کی مخاطب ہے جن میں عورتوں سے خطاب کیا گیا ہے۔۴۶ (جاری ہے)

نوٹ : قارئین کرام، ابھی یہ سطور لکھی جارہی تھیں کہ ایک واٹس ایپ پر ایک ویڈیو کلپ ملا، جس میں ایک خنثی کا انٹرویو آ رہا تھا جس کے عشق میں مبتلا ہو کر ایک نوجوان اسی خنثی کے ایک اور نوجوان عاشق کے ہاتھوں قتل ہو گیا......قاتل نوجوان بھی انٹرویو دیتے ہوئے صاف بتلا رہا تھا کہ وہ اس خنثی کے دام تزویر میں پھنس گیا اور اس نے اپنے رقیب کو قتل کر ڈالا .... (مجلس ادارت)

حواشی

۱۔برنی'ضیاء الدین' تاریخ فیروز شاہی'اردو سائنس بورڈ'لاہور'۲۰۰۴ء'ص ۲۷

۲۔ایضا'ص ۱۰۲

۳۔تنزیل الرحمن'ڈاکٹر'مجموعہ قوانین اسلام'ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد'ص ۵'۱۹۸۸ء

۴۔الجامع الصحیح للبخاری 'کتاب اللباس بالنساء والمتشبھات بالنساء 'دارالفکر '۱۹۸۳ء'رقم ۵۵۴۶'ج ۵'ص ۲۲۰۷

۵۔المرغینانی'برہان الدین علی بن ابی بکر'الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی 'کتاب الخنثی'تحقیق طلال یوسف'داراحیاء التراث العربی بیروت'۱۹۷۳ء'ج ۶'ص

۶۔قدوری'ابوالحسن احمد بن محمد'المختصر القدوری' کتاب الخنثی' مکتبہ الرشیدیہ کوئٹہ ۱۹۹۵ء ص ۱۲۴

۷۔قدری پاشا'الاحکام الرعیہ فی الاحوال الشخصیۃ'مطبوعہ مصر'۱۸۹۵ء'دفعہ ۶۳۳

۸۔السرخسی'شمس الدین ابوبکر محمد بن ابی سہل' کتاب المبسوط'بتحقیق خلیل محی الدین المیس ' دارالفکر للطباعۃ

والنشر والتوزیع، بیروت، ۱۴۲۱ھ، ج ۱۰، ص ۲۷۲
۹۔ القرطبی، ابوعمر یوسف عبداللہ بن محمد، التمهید لمافی الموطا من المعانی والاسانید، المحقق مصطفی ابن احمد العلوی الحدیث الاربعون، مؤسسۃ القرطبہ، ۱۹۷۸ء، ج ۲۲، ص ۲۷۳
۱۰۔ محمد الشربینی الخطیب، مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الالفاظ والمنهاج، کتاب الشهادات، مکتبہ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر، ۱۳۷۷ھ، ج ۴، ص ۴۳۰
۱۱۔ ابن قدامۃ، عبداللہ بن احمد ابومحمد المقدسی، المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل، فصل حکم النظر الی الطفلۃ التی لا تصلح للنکاح، دارالفکر، بیروت، الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۵ھ، ج ۷، ص ۴۶۲
۱۲۔ احمد بن حنبل، مسند امام احمد، تحقیق الارنووط، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۹۹۹ء، رقم ۲۳۴۸۹
۱۳۔ سورۃ الحجرات، ۴۹:۱۱
۱۴۔ سورۃ النحل، ۱۶:۹۰
۱۵۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، باب فی القدر، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱۹۹۹ء، رقم ۴۶۹۷، ج ۴، ص ۳۵۹
۱۶۔ الحمیدی، محمد بن فتوح، الجمع بین الصحیحین البخاری والمسلم، دارابن حزم، ۲۰۰۲ء، ص ۱۸۴۷
۱۷۔ امام حافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، دارالمعرفۃ بیروت، ۱۹۸۶ء، رقم ۲۵۰۹، ج ۳، ص ۹۴۳
۱۸۔ بدایۃ المبتدی، کتاب الخنثی، فصل فی بیانہ اذا کان للمولود فرج وذکر فھو خنثی، ص ۲۶۵
۱۹۔ المبسوط، کتاب الخنثی، ج ۳۰، ص ۱۹۷
۲۰۔ السنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ للمملوک والمراۃ، رقم ۱۰۶۹، ص ۴۱۲
۲۱۔ بدایۃ المبتدی فی فقہ الامام ابی حنیفۃ، ص ۱۴
۲۲۔ الخرقی، ابوالقاسم عمر بن الحسین بن عبداللہ، متن الخرقی علی مذهب ابی عبداللہ احمد بن حنبل، باب الامامۃ، دارالصحابۃ للتراث، ۱۴۱۳ھ، ج ۱، ص ۲۹
۲۳۔ الکاسانی، علاء الدین ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دارالکتب العلمیۃ بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۶ھ، ج ۱، ص ۶۲۸
۲۴۔ الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ، المطبعۃ الکبری الامیریۃ بولاق مصر، ۱۳۱۰ھ، ج ۳، ص ۱۳۵
۲۵۔ المبسوط، کتاب الخنثی، ج ۳۰، ص ۱۹۳
۲۶۔ ایضاً، کتاب الخنثی، ج ۳۰، ص ۱۸۶
۲۷۔ قدری پاشا، الاحکام الشرعیۃ فی الاحوال الشخصیۃ، دفعہ ۶۳۳

۲۸۔ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد فتح القدیر ،فصل فی الوطء والنظر واللمس ،دارالفکر ۱۹۸۵ ،ج ۲۲ ،ص ۲۲۲

۲۹۔المبسوط ،کتاب الاستحسان ،والعبد فیھما ینظر من سیدتہ ،ج ۱۰ ،ص ۲۷۲

۳۰۔الزبیدی ،ابوبکر بن علی بن محمد الحداد الجوھرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری ،کتاب الصید والذبائح ،۱۹۷۳ء ،ج ۵ ،ص ۲۵۸۔

۳۱۔الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زید القیروانی ،باب فی الضحایا والذبائح والعقیقۃ ،بیروت لبنان ،س ن ،ج ۴ ،ص ۳۲۸

۳۲۔ابوزکریا محی الدین بن شرف النووی ،المجموع شرح المھذب ،باب الصید والذبائح ،۱۹۷۷ء ،دارالفکر ،ج ۹ ،ص ۷۷

۳۳۔المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل لابن قدامۃ ،مسالۃ ذبیحۃ من اطاق الذبح من المسلمین واھل الکتاب حلال ،دارالفکر بیروت ،الطبعۃ الاولی ،۱۴۰۵ھ ،ج ۱۱ ،ص ۵۵

۳۴۔الفتاوی الھندیۃ ،کتاب الشھادات ،فصل فیمن لاتقبل الشھادۃ ،ج ۲۵ ،ص ۳۴۶

۳۵۔الجوھرۃ النیرۃ ،کتاب الشھادات ،ج ۵ ،ص ۴۵۰

۳۶۔الفتاوی الھندیۃ ،ج ۶ ،ص ۴۳۸

۳۷۔محمود بن احمد ،المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی ،کتاب النکاح ،الفصل الثالث والعشرون :فی العنین والمجبوب والخصی ،داراحیاء التراث العربی ،ج ۳ ،ص ۳۵۲

۳۸۔نجیم ،زین الدین بن ابراھیم بن محمد ،البحر الرائق شرح کنز الدقائق ،تحقیق احمد عزو عنایۃ الدمشقی ،داراحیاء التراث العربی ،الطبعۃ الاولی ،۱۴۲۲ھ ،ج ۲۲ ،ص ۳۳۷

۳۹۔متن بدایۃ المبتدی ،کتاب الخنثی ،ص ۲۶۵

۴۰۔المبسوط ،کتاب الخنثی ،ج ۳۰ ،ص ۲۰۸

۴۱۔الجوھرۃ النیرہ للزبیدی ،کتاب الخنثی ،ج ۳ ،ص ۴۰۷

۴۲۔کتاب المبسوط للسرخسی ،کتاب الخنثی ،باب غسل المیت ،ج ۲ ،ص ۱۱۷

۴۳۔ایضاً ،ج ۳۰ ،ص ۱۹۵

۴۴۔ترمذی ،ابوعیسی محمد بن عیسی ،السنن ،کتاب الحدود ،باب ماجاء فی درء الحدود ،رقم ۱۴۲۴ ،داراحیاء التراث العربی بیروت ،ج ۴ ،ص ۳۳

۴۵۔سنن ابی داؤد ،کتاب الحدود ،باب فی من عمل عمل قوم لوط ،رقم ۴۴۶۴ ،ج ۴ ،ص ۲۶۹

۴۶۔الفتاوی الھندیۃ ،کتاب الخنثی ،فی احکام الخنثی ،ج ۶ ،ص ۴۳۷